امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی تاریخِ شہادت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...

کیا فرماتے ہیں مفتیان اسلام اس بارے میں کہ سیدنا امام حسن مجتبی کا وصال کس سن میں؛ کس مہینے میں اور کس تاریخ میں ہوا؟

بينوا البرهان توجروا عند الرحمن

سائل:

محمد اختر رضا (بیڑی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب وهو الموفق للصواب: سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ کے سن وصال میں مؤرخین کا کافی اختلاف ہے، اشہر یہ ہے کہ سن ۴۹ میں انتقال ہوا اور راجح یہ ہے کہ سن ۵۰ میں ہوا — رہا یہ کہ مہینہ کون سا تھا تو معتمد روایات میں ہے کہ وہ ربیع الاول کا مبارک مہینہ تھا اور بعض روایات میں ۵ ربیع الاول بھی بتائی گئی ہے۔

چناں چہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"كانت وفاته سنة ٤٩، وقيل في خامس ربيع الأول سنة ٥٠، قيل سنة ٥١". **(تاریخ الخلفاء: ۱۴۷)**

اور امام ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"كانت وفاته سنة ٤٩ أو ٥٠ أو ٥١ أقوال، والأكثرون على الثاني كما قاله جماعة وغلط الواقدي ما عدا الأول". **(الصواعق المحرقۃ: ۱۹۸)**

اور امام ابن حجر عسقلانی کی الاصابۃ میں ہے:

" اختلف في وقت وفاته، فقيل مات سنة ٤٩، وقيل بل مات في ربيع الأول من سنة خمسين". **(الاصابۃ: ۱/۳۸۹)**

اور ابن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ میں ہے:

"توفي الحسن وهو ابن ٤٧، وكذا قال غير واحد، هو أصح، والمشهور أنه مات سنة ٤٩ كما ذكرنا، وقال اخرون: مات سنة ٥٠". **(البدایۃ والنہایۃ: ۱۱/۲۱۲)**

اور تاریخ دمشق میں ہے:

" مات الحسن في ربيع الأول سنة ٤٩، وهو يومئذ ابن ٤٧ سنة"۔ **(۱۳/۳۰۰) اسی میں ہے:** " مات الحسن بن علي لخمس ليال خلون من شهر ربيع الأول سنة ٥٠". **(۱۳/۳۰۲)**

اور الوافی بالوفیات میں ہے:

"توفي الحسن في شهر ربيع الأول سنة ٤٩ في قول الواقدي، وفي سنة ٥٠ في قول جماعة". **(الوافی بالوفیات: ۱۲/۶۷)**

اور وفیات الاعیان میں ہے:

"مات في شهر ربيع الأول سنة ٤٩ وله ٤٧ سنة، وقيل: مات سنة ٥٠، وهو أشبه بالصواب". **(وفیات الاعیان: ۲/ ٦۵)**

مگر ادھر گجرات، مہاراسٹر سمیت کئی صوبوں میں عموماً لوگوں میں یہ غلط فہمی در آئی ہے کہ ۲۸/ صفر کو سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی کا یوم شہادت سمجھے ہیں اور اسی مناسبت سے اس دن نیاز کا اہتمام کرتے ہیں؛ نعت ومنقبت اور تقاریر کی محفلیں سجاتے ہیں، حالاں کہ در حقیقت یہ شیعہ مذہب کی روایت ہے جسے طوسی اور قمی کے استاد؛ مشہور ومعروف شیعی مصنف محمد بن محمد بن نعمان معروف بہ شیخ مفید نے "مسار الشیعۃ فی مختصر تواریخ الشریعۃ" ص: ۲٦ پر لکھا ہے اور اسی پر ایران کے شیعوں کا عمل ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ خود شیعی علما اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اور ان کے نزدیک حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کی مستند روایت ۷/ صفر ہے جیسا کہ مشہور شیعی عالم قاسم بن ابراہیم رسی نے "تثبیت الامامۃ" ص: ٦۹ پر اور محمد بن مکی عاملی نے "الدروس الشرعیۃ فی فقہ الامامیۃ" ج: ۲، ص: ۷ پر اور ابراہیم بن علی عاملی کفعمی نے "المصباح" ص: ۵۹٦ پر اور حسین بن عبد الصمد عاملی نے "وصول الاخیار الی اصول الاخبار" ص: ۵۳ پر لکھا ہے اور نجف و عراق کے شیعوں کا اسی تاریخ پر عمل ہے۔ مگر ہمارے سنیوں کی زبوں حالی اس حد تک ہو گئی ہے کہ جو شیعی روایت خود شیعوں کے نزدیک قوی نہیں ہے، اسی پر کاربند ہیں اور اسی کو صحیح سمجھتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ۲۸ صفر کو ہرگز سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت نہیں ہوئی ہے نہ ہی ۷ صفر کو بلکہ یہ شیعوں کے مخترعات میں سے ہے۔ اہل سنت کو چاہیے کہ ۵ ربیع الاول کو آپ کا یوم شہادت قرار دیں تاکہ صحیح تاریخ بھی ہو اور ساتھ ہی شیعوں کا رد بھی ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــه

محمد مزمل البرکاتی المصباحی

خادم الافتاء بدار العلوم الغوث الأعظم، فوربندر، (غجرات)

١٤، ربيع الأول ١٤٤١هــ

١٢، نومبر ٢٠١٩ م